لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

دبدبۂ سکندری

رامپور

مدیر: محمد فضل حسن صابری

نائب مدیر: [illegible]

بفیضِ روحانی تاج الصلحاء رئیس الفقراء حضرت مولانا شاہ فاروق حسن صاحب صابری چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]	[illegible]	[illegible]

اشتہار ضوابط اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

بفضلِ خالقِ کون و مکان و بطفیل حضرت خاتم پیغمبران صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ہفتہ وار اخبار ہر دو شنبہ کو ۶۵ سال سے ریاست رامپور [illegible]

[illegible]

۲ — [illegible]

۳ — [illegible]

۵ — [illegible]

نرخنامہ اشتہارات تجارتی اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

مدت طبع	[illegible]	نصف کالم	ایک کالم	[illegible]
ایک بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو بار	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک سال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

[illegible] محمد فضل حسن خاں صابری [illegible]

شعر و سخن

نورِ حق

از خامۂ بلاغت نگار حقی جناب مولانا مولوی ابو الرجا حاجی حافظ قاری شاہ غلام رسول صاحب قادری جیش امام مسجد جامع مسجد کراچی دامت فیضہم۔

کیا کیا تجلیات دکھاتا ہی نورِ حق
جب پردۂ صفات میں آتا ہی نورِ حق

کیونکر نہ رونما ہو مراۃ ظہورِ حق
کون و مکان میں جبکہ سمایا ہی نورِ حق

بے پردہ ہو جمال جہاں آفرین کا
قرآن میں یہ مژدہ سناتا ہی نورِ حق

کیونکر نظر نہ آئے اسے جلوۂ خدا
عارف جب اپنی آنکھوں میں پاتا ہی نورِ حق

صنعت کی صورتیں ہیں خود جس طرح نما
راہ خدا یونہی تو دکھاتا ہے نورِ حق

تن جس طرح کہ روح سے ہی زندگی نما
بندوں کو یوں خدا سے ملاتا ہی نورِ حق

سلطان تو کرے وہی مالک جو ہو میں
سکتا نہیں تو اپنا چلاتا ہی نورِ حق

روشن تھا جن نے دکھایا [illegible]
بیکر وجود علم جب آتا ہی نورِ حق

ہیں یہ کرامت ہو یہی جمال
بے پردہ جس میں جلوہ دکھاتا ہو نورِ حق

رہنما ہوا جن [illegible] عالم کہیں
تشریف آپ ناز سے لاتا ہی نورِ حق

بے اختیار کرکے غلام حقیر کو
تجھ جمالِ یار بناتا ہے نورِ حق

(مطلع دوم)

جب کچھ جمال حق کا دکھاتا ہی نورِ حق
تجھ دو دم شہود بناتا ہی نورِ حق

ہے جب ایک حمد کے لائق وہی ذات
پہلے سبق یہ ہم کو پڑھاتا ہی نورِ حق

شان محمدی میں ہی کی حمد کی جو
خود اپنی حمد ایسے سناتا ہی نورِ حق

ہو کر رسول فرض ہدایت کو کر ادا
بس خلق احمدی کو ملاتا ہی نورِ حق

کس کس ادا سے اپنی نرالی ادا کو دو
انداز حسن ناز دکھاتا ہی نورِ حق

گر ہیں یہ دو نرالیت گل ہی جلوہ گر
گل غنچوں میں کبھی کھلاتا ہی نورِ حق

ہو کر بہار باغ میں دکھاتا ہی بہار
تو بلبلوں میں کبھی سناتا ہی نورِ حق

محروم مت رہا کرے اے فقیر تو
دریائے عشق بنکے جب آتا ہے نورِ حق

عاشق کبھی ہے مانگنے والوں [illegible]
اپنا کرم اور وہ دیتا ہے نورِ حق

جو مانگ حق کی کرے [illegible]
سب معرفت کرا جاتا ہی نورِ حق

ہاں اے غلام عشق تو ہستم یقین سے دیکھ
مشتاق ہو کے جلوہ دکھاتا ہے نورِ حق

رہے آباد میخانہ علاؤ الدین صابر کا

از نتیجۂ افکار گہربار جناب ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب حسن حافظ آبادی

غزل

نتیجۂ سخن جہانگیر از لاہور بدوام الطاف

ازل سے ہو بسا جس میں ولا دو علاؤ الدین کا
ہو کا تا ابد شیدا علاؤ الدین صابر کا

الفت پر تو ہر سے رونق سے دل کی جیسے
سدا نام پر کشتہ علاؤ الدین صابر کا

دل پر نور کو جو جو ہی پرنور روضہ
منور جس سے ہی سینہ علاؤ الدین صابر کا

جلوہ دیکھو تو صاحب سر زمین پاک کلیر پر
دربار کی نقش کا چشمہ علاؤ الدین صابر کا

ملا جس کو تمہیں بشر ہو تو عاشق دیکھ سکتا ہے
ابقعۂ نور ہی روضہ علاؤ الدین صابر کا

نشان نور دیا اللہ نے قائم ہی کلیر میں
ہوا عاشق ہو وجود علاؤ الدین صابر کا

نظر آتی یہاں پر شان محبوب الٰہی ہے
خدا کا گھر ہی کاشانہ علاؤ الدین صابر کا

اسی بزم الفت کو نور سے جہاں جاتا
کہ وہ آتا ہی سنا علاؤ الدین صابر کا

خوشا قسمت جو دل میں ہو محبوب الٰہی
ہو ورد زبان کلمہ علاؤ الدین صابر کا

کرم سے مولیٰ کی ذات اور حق ہو جہ
فقر دیکھیں جا ذرا گھر اعلاؤ الدین صابر کا

جناب ساقی کوثر علی کے لطف سے محسن
کرم الحمد للہ
رہے آباد میخانہ علاؤ الدین صابر کا

خمریات ریاض

از نتیجۂ کلک لسان الملک حضرت ریاض خیر آبادی دامت معالیہم

مری جان میں تیرے قربان جاتا
مری بات چپکے سے تو مان جاتا

لگا ہوتے میری وہ پہچان جاتا
تو ہوتی مرے دشمن جان جاتا

کبھی مجھ دیوانہ آتا جو ہر تک
مرے پاس بنکے انسان جاتا

جو گر مجھ ابھی پانے کی جھلا کے بولے
لگے پیار کو تو ابھی کان جاتا

اگر ہو دن پڑتا نہ میدان گلشن
مرے ہاتھ سے کیوں یہ میدان جاتا

اٹھائی تعاشی گئی جی بھر کے لذت
لئے قبر میں کون ارمان جاتا

جنون نے بھی پایا جو مجھکو سر حشر
لئے ساتھ دنیا بیابان جاتا

کبھی ہاتھ اٹھاتے تو ہم ان مرتے
وہ ایمان رہتا کہ ایمان جاتا

بت پاک جاتا میں ہر سجدہ کو
جو تو بستے ہو کر پشیمان جاتا

وہ کافر حرم میں تھا ہم بتکدے میں
جو کعبے میں ہوتے تو ایمان جاتا

ریاض اور جاتا ہے حج کعبہ
وہ کافر جو ہوتا مسلمان جاتا

انسان کا دل

از قلم بلاغت رقم جناب سید حمید الدین صاحب حمید آبادی دکن

دل ابھی کیا شے ہے کہ بھولا بھی ہے پیا بھی
خاکساری کا بھی رنگ ہے یہیں ہے تند بھی

متحرک ہی کبھی اور کبھی ساکن ہے
یعنی خاموش بھی ہے اور گفتار بھی

طلب عشق میں پاتا ہوں اسے میں ہر دم
عقل میں دیکھا تو ہشیار بھی

ناز کی چہرہ پہ وہ ہنستے ہی اور کبھی
نکلے افسوس یہ سجدہ بھی ہے

دو دو دن کا ہی زمانی ہے ہم دم کا ہے
اب اپنا سوچ بھی ہی اور بیمار بھی ہے

۶۸۹

حق حق حق

ہو الخبیر

دبدبۂ سکندری رامپور

یوم مبارک سہ شنبہ

۹ رجب المرجب سنہ ۱۳۳۸ھ مطابق ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء

چند دینی باتین

مین دیکھ رہا ہون کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور الفت کا دعوےٰ ہر شخص کرتا ہے اور اسکو بہت آسان جانتا ہے حالانکہ یہ دعوےٰ تو بہت آسان ہے لیکن جہانتک غور کیا جاتا ہے نباہ اوسکا بہت مشکل ہے اسلئے انسان کو چاہیئے کہ شیطان کے فریب مین آکر اس محبت کے لفظ پر مغرور ہوجاے اور اپنے آپکو جب تک امتحان نکرے اوسوقت تک اس دعوے مین سچا نہ جانے۔ محبت وہ درخت ہے کہ جسکی جڑ زمین ہے اور ڈالیان آسمان پر اور پھل اوسکے دل و زبان و اعضا مین ہین اور دل اور اعضا سے محبت اسطرح معلوم ہوجاتی ہے جسطرح دھوئین سے آگ اور پھل سے درخت معلوم ہوجاتا ہے بھلا ان نشانیون کے ایک یہ ہی کہ ہمیشہ اوسکے ملنے کا مشتاق رہے اور ظاہر ہو کہ بغیر دنیا سے کوچ کرنے کے ملنا ہوسکتا غیر ممکن بس موت جو ذریعہ وصال اور باعث ارتحال ہے سب اوس شخص کے نزدیک محبوب ہو۔

اسیواسطے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہو اللہ تعالیٰ بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے۔ سیواسطے اللہ جل شانہ نے اپنی محبت کیلئے شہادت کو شرط کردیا ہے اور طلب شہادت علامت محبت رکھی ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ جو شخص دل اور جان سے اپنے خدا کی محبت رکھتا ہوگا وہ سب سے زیادہ موت کو دوست رکھتا ہوگا اور وہ اپنے دعوے مین سچا ہوگا۔ صحیح ہے کہ محبت کا دعوےٰ تمام ہو کر ہر شخص اوس تک نہیں پہنچ سکتا اور ہر کوئی یہ دعوےٰ نہین کرسکتا ہے۔

ع

سوز دل و جوشش عشق باید	اینہا ز فسردہ دل چہ آید
این بوالہوسان چہ بو فروشند	کاتش زدہ آتش و نسوزند
خوش آنکہ براہ عشق جان داد	آخر نہ دوست کہ جان بادو دہ داد
یغماگر شہر عافیت باش	در عشق قتیل بے دیت باش

اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانیان یہ ہین کہ بندہ اپنے آپکو اعمال صالحہ مین مشغول رکھے اور خواہشات نفسانی سے بچائے اور سستی اور کاہلی عبادت مین نہ کرے۔ اور ہمیشہ اوسکی طاعت مین مصروف رہے اور نوافل سے تقرب اور نزدیکی اوسکی چاہتا ہے اور ترقی درجہ کا ہر وقت طالب رہے اور اپنی جان اور مال کو اوسکی راہ مین نثار کردے۔ اور اپنی مرضی اوس کی مرضی پر چھوڑ دے۔ اور سوائے اوسکے کسی کی دوستی میں نہ رہے۔ اور کسی کا خیال سوا اوسکی محبت کے دل مین نہ رہے۔ اوسکے شوق کی آگ کبھی نہ بجھے۔ اوسکی نافرمانی کسی کام مین نکرے۔ اوسکی طرف چلنے مین دیر نہ کرے۔ اوسکی راہ پر چلنے والون کو دوست رکھے۔ جہانتک اوسکا نام سنے جان و مال نثار کردے۔ اگر ذکر کرے تو اوسی کا۔ اگر فکر کرے تو اوسی کی۔ شکوہ کرے تو اوسی سے۔ شکر کرے تو اوسی کا۔ حاجت رکھتا ہو تو اوسی سے مانگے مشغول ہو تو اوسی سے دوستی رکھے۔ یہانتک کہ ایسا مستغرق ہوجائے کہ کچھ حاجت اوسکو نرہے مگر یہ کہ سوال کرے۔ کچھ حاجت نہ رکھے مگر یہ کہ جو اوسکی مرضی ہو اوسکو بیا جی خواہش چھوڑ دے جیسا کہ کہا ہے۔

ارید وصالہ و یرید ہجری	فاترک ما ارید لما یرید

یعنی مین تو اوس سے ملنا چاہتا ہون اور وہ میری جدائی چاہتا ہے تو مین بھی وہی چاہتا ہون جو وہ چاہتا ہے غرض کہ ایسے رتبہ پر پہنچ کر ہوجائے یہانتک کہ عاشق مرد کار اور حجاب دل دنیا کے دل سے بھی علاقہ ہ رکھے اور سب کو چھوڑ بیٹھے۔

مجبوبئے جانان ز دل مشغول	ذکر حبیب و جہان مشغول
بیاد حق از خلق بگریختہ	چنان مست ساقی کہ مے ریختہ
ز اندیشۂ از کس کہ دھوا شود	نہ توبت کہ بدہم رسیدہ شود
فنا یہ یاد دو درد کرو شان	بکس منتفع نیست بر درد شان
است از ازل آشیان نشان آگہ	بہ دقاوری دید خرد بدیش

جب اس رتبہ پر پہنچ جائیگا تب اللہ جل شانہٗ اوسکا ولی اور مددگار ہوجائیگا۔ وہی اوسکا کفیل ہوگا۔ وہی سب کام اوسکے کردیا کریگا۔ وہی سب حاجتین اوسکی پوری کیا کریگا وہی اوسکے دشمنون پر اوسکو فتح و غلبہ دیگا اور کبھی نفس و شیطان کے ہاتھ مین نہین دیگا اسلئے کبھی اوسکو اپنے ہاتھ مین نہ چھوڑیگا۔

این شعلۂ برق سوختہ نیست	ہر جا کہ رشتۂ بدست ہے گہے بست
چون برق کہ بدل زند آتش	صد سینۂ آتشین کند آب
محبت است بدر و روی زریے	ہر کس دل و چشمی مشکلیا
در عشق بجز گدا خلق نیست	این سوختن است ساختن نیست
در عشق چنین کر است یارا	این شیوہ تغافل گوارا

جناب اڈیٹر صاحب اخبار نیر اعظم مراد آباد کا سفر نامۂ عراق و حجاز مقدس

(لاحق بہ سابق)

(از جناب مولوی ایس ایم علی صاحب اڈیٹر نیر اعظم مراد آباد)

کراچی سے روانگی

کراچی کی تمام ضروریات حاجی عبدالعلی صاحب ساکن کراچی بندر روڈ اور سید عابد صاحب جلیسے پوری کیں۔ جہاز کے روانہ ہونے پر کرنی یا بو غلام محمد صاحب نے با بو نظر احمد صاحب مالکن ٹوپانی ضلع بلند شہر انسپکٹر ڈاکخانجات عراق سے ملاقات کرائی انھوں نے بھی عراق کے متعلق ہر قسم کی امداد و معلومات بہم پہنچانے کا وعدہ فرمایا۔ عراق تک ہمارا اور ان اصحاب کا ساتھ رہیگا۔ گرد و پیش کی ہر چیز فرحت ہو رہی تھی۔ ہمارا جہاز گوشۂ شمال و مغرب بحر ہند میں چلتا رہا۔ ایک گھنٹہ تک کراچی بندر کے مناظر قلعہ وغیرہ ہمارے پیش نظر رہے اور دو گھنٹہ یعنی بارہ بجے تک بلوچستان کی خشک اور سیدھی پہاڑیوں کا سلسلہ شمال کی جانب نظر آتا رہا۔ ماہی گیری یا دریائی کشتیاں اور لائٹ فانوس بھی نظر آتے رہے۔ اس موقع پر ایک مقام میں بڑی بڑی مچھلیوں کی ایک چادر تڑپتی ہوئی نظر آئی۔ اس کے بعد پہاڑی ٹیلوں کا سلسلہ کہیں کہیں نظر آتا رہا۔ جہاز پر بوہرہ وغیرہ جو سوار تھے وہ ہمکو حاجی کے خطاب سے پکارنے لگے۔ کیونکہ ہم عراق کی زیارت کو جا رہے تھے۔ انکے اور شیعہ حضرات کے عقیدہ میں کربلائے معلی کی زیارت کرنا بھی حج ہے۔ آج ہمارا جہاز شام کو بحر عمان میں داخل ہوگیا۔ سمندر کے شمالی کنارہ پر کچھ پہاڑی حصے نظر آتے ہیں۔ زیادتی گہرائی کی وجہ سے پانی کالا ہے۔ آج ۲۰ مارچ کو ریلوے ٹائم سے ۵ بجے صبح کے بعد صبح کی نماز ادا کی۔ یہاں وقت میں ایک گھنٹہ کا فرق ہوگیا۔ ہندوستان میں چھ بجے کا وقت ہوگا ٹھیک ساڑھے سات بجے طلوع آفتاب کا نظارہ قابل دید تھا۔ سورج کا نصف قرص سمندر کے اندر اور نصف باہر دلفریب سین پیش کر رہا تھا۔ شب میں جہاز آہستہ چلتا ہی۔ تاکہ عقبہ مسافر دیر دوران سر متلی اور قے وغیرہ کا اثر نہ ہو۔ جا بجا بڑی اور چھوٹی مچھلیاں گرد ان اچھل کر ایک دلکش سین پیش کرتی تھیں۔ شمال کی طرف حدنگاہ پر بلوچستان کی سرحد کے پہاڑوں کا سلسلہ دھندلی حالت میں نظر آتا رہا۔ آج ہمارے مہربان بابو

غلام محمد صاحب دیوان حافظ شیرازی کی لائے اور ہماری کامیابی سفر کی فال دیکھی۔ یہ شعر نکلا

سر ارادت ما و آستان حضرت دوست
کہ ہر چہ بر سر ما میرود ارادت اوست

ایک بنگالی ملازم جہاز نواب علی نے حج کا اور ایک خط بغداد میں مولوی عزیز الرحمن صاحب تقسیم آستانہ مبارک کے واسطے ہمیں دیا ہمنے قبول کیا۔

مسقط سے آگے

آج ۲۱ مارچ کی صبح کو جب ہم اٹھے تو معلوم ہوا کہ مسقط نکل گیا وہاں کا پہاڑی حصہ کچھ دیر تک نظر آتا رہا۔ اسی دوران میں تین جہاز سامنے نظر پڑے جس میں سے دو تیل کے جہاز تھے جو بصرہ جا رہے تھے اور ایک بصرہ سے آرہا تھا۔ یوں تو دو جہاز کی کبھی وقت صفائی ہوتی تھی مگر آج نو بجے کے بعد تمام جہاز دھویا گیا۔ اب ہم خلیج فارس میں چل رہے ہیں۔ اور ہمارے شمال میں حدنگاہ پر ایران کے پہاڑوں کا سلسلہ چل رہا ہے۔ گویا اب ہمارا جہاز ایران کی سرحد کے کنارہ پر جا رہا ہے۔ موسم نہایت خوشگوار اور فرحت افزا ہے۔ آج فرسٹ اور سکنڈ کلاس کے مسافروں کی پریڈ بھی ہوئی۔ یعنی اگر جہاز خطرہ میں آجائے اور ڈوبنے لگے تو ان درجوں کے مسافر بلیٹ وغیرہ لگا کر کسطرح مسافروں کو بچانے یا کشتیوں میں سوار کرانے کی کوشش کرینگے اور کیا زمین انکا اور جہاز کے ملازمین کی کیا خدمات ہونگے۔ وہ عملی طور پر ادا کی گئیں۔ اسیطرح اگر جہاز میں آگ لگ جائے تو کیا عمل کیا جائیگا ہفتہ میں دو مرتبہ عمل کیا جاتا ہے۔ آج ۲۰ میل دور کوز میں کا کنارہ دو تین میل سے نظر آیا جس پر کھجوروں کے باغات تھے اور اسکے عقب میں وہی سلسلہ پہاڑوں کا تھا۔ یہ بندر عباس تھا اور ان پہاڑوں میں سیب تانبہ۔ لوہا وغیرہ کی کانیں ہیں۔ بندر عباس کا سلسلہ تکمیل پیش نظر رہا نیز کو بحرین کا حصہ بھی نکل گیا۔ جہاں سمندر سے موتی نکلنے پر نکالا جاتا ہے۔ دوسرے چھوٹے چھوٹے مقامات بہت جلد جلد پیچھے چلے گئے۔

بوشہر

۲۲ کی صبح کو جب ہم بیدار ہوئے تو ہوا کی تیزی کی وجہ سے سمندر میں حرکت تھی جسکی وجہ سے جہاز بھی حرکت میں تھا۔ اور اکثر جہازی تکلیف میں ہوگئے تھے اب سمندر کی رو نہیں نظر آتا تھا۔ جہاز ٹھیک شمال میں جا رہا تھا۔ پانی بھی نہایت گہرا ہو گیا۔ ٹھیک کا معلوم ہوتا تھا اب ہمسے ہماری گھڑی یہاں کے ٹائم سے ملائی۔ یہاں کا ٹائم اب دو گھنٹے پیچھے

ہوگیا ہے۔ آج بھی ایران کے پہاڑوں کا سلسلہ حد نگاہ پر برابر چلا جا رہا ہے۔ جہاز پر جو چند احباب ہوگئے ہیں۔ ان سے خوب دلچسپی رہتی تھی۔ دس بجے سے پہاڑ کے دامن میں جو سبزہ کا کنارہ دور میں نظر آنے لگے جن پر سبزہ تھا۔ جا بجا باغات لگے ہوئے تھے۔ چنانچہ شہر کے آنے کا جوش نہ تھا۔ دس بجے ایک جہاز کے افسر نے ہم کو کہا کہ بوشہر پر اپنے سامان پر نگاہ رکھنا۔ کیونکہ وہاں چوری دستبرد کا اندیشہ ہے۔ رات سے ایک دم موسم نہایت سرد ہو گیا۔ گیارہ بجے کے بعد جہاز بوشہر کے سامنے سبز رنگ کے پانی میں لنگر انداز ہوگیا۔ بوشہر کی چھاؤنی اور شہری آبادی بھی ... میں بھی چلی گئی اور بیسیوں میل تک باغات چلے گئے ہیں۔ چند جنگی جہاز بھی دور لنگر انداز نظر آئے۔ جہاز کا ٹھہرنا تھا کہ دونوں طرف میں ہوڑیاں سامان اور مسافروں کو لیکر لگیں۔ مسافروں اور سامان کا اوتار چڑھاؤ شروع ہوگیا۔ ہوا کی تیزی کی وجہ سے ہوڑیاں ایسی حرکت میں تھیں کہ جس کے دیکھنے میں خوف معلوم ہوتا تھا مگر ان کے ملاح جس اطمینان اور آزادی سے اپنا کام کر رہے تھے وہ قابل تعریف تھا۔ ایک چھوٹا آگ بوٹ بھی لیکر آیا اور لیکر جہاز کے پیچھے حصہ میں سے تجارتی مال ... منتقل ... میں لاد دیا گیا۔ اس موقع پر جا بجا جہاز اور ہوڑیاں پانی میں ... آ رہی تھیں۔ وہ ہزار بکس چائے کے جو کلکتہ سے آئے تھے سوا چھ بجے شام تک ہوڑیوں میں جو بادبانی کشتیاں تھیں اوتارے گئے اور ساڑھے چھ بجے جہاز نے لنگر اٹھایا۔ ایران میں چائے پیدا نہیں ہوتی۔ چائے پر محصول بھی زیادہ کر دیا گیا مگر پھر بھی باہر سے آتی ہے۔ جہاز پر ایک شخص نے جو ایرانی تھا ایک مسافر کا سامان چرایا تھا۔ جو پکڑا گیا۔ اور کپتان اس کے پچاس بید لگانے کو ... ایک ایرانی نے ایک مسافر سے ... طلب کی اور وہ معاملہ ختم ہوگیا۔ ایک ایرانی کسی سیر چائے صندوق سے چرا کر لے گیا۔ جہاز کے افسر نے بید لگائے اور اسکے گلے پر پاؤں رکھ کر ساحل ... راستہ کے آخری حصہ میں کویت کا بندرگاہ نکل گیا۔ ۱۹ مارچ جمعرات کی صبح کو ہم اپنے دائیں اور بائیں جانب کنارہ نظر آنے لگے۔ اور پانی کا ... نیلا ... رنگ کا دکھائی دیتا تھا جیسے ... رنگ کی پانی کی دھاریں ... معلوم ہوتی ہیں۔ جہاں سے جا بجا سمندر میں جہاز کو ... دکھائی کشتیاں اور ... مچھلیوں کی طرح ... پھیلی ہوئی تھیں ... گزر رہی تھی۔ دائیں جانب ایرانی شہر اور ... کے ... باغات کا سلسلہ میلوں تک چلا گیا تھا۔ دریا میں

جانب عربستان کے شہروں کی آبادی اور باغات شروع ہو گئے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ یہ باغات کا سلسلہ برابر چلا جائیگا۔ سات بجے کے پانی کا رنگ بالکل ہی مٹیالا رنگ کا ہوگیا اور میٹھا پانی ہوگیا۔ دس بجے ... سید ... صاحب ... پارٹی کے نام ہوا کہ ہر قسم کی راحت کا سامان تیار ہے اور ... ساڑھے سات بجے جہاز نے رفتار کم کرکے پانی کی حالت دریافت کی اور پھر پوری رفتار میں چلدیا۔ ... میل کا ... ہوا یہاں تھا جو تمام چھوٹے بندرگاہوں پر بھی ٹھہرتا ہوا جا رہا تھا اور بھی کئی جہاز برابر سے گزرے۔ اب دونوں طرف کنارے کے باغات ہمارے بہت قریب ہیں۔ صرف کھجور کے باغات نہیں ہیں بلکہ انگور، سنترہ، انجیر، سیب وغیرہ تمام قسم کے کھجور کے درخت ترتیب وار لاکھوں کی تعداد میں نظر آرہے ہیں اور جا بجا انہیں کے مکانات باغ کے محافظوں کے ... دجلہ فرات اور ایک ایرانی دریا یہاں مل کر چل رہے ہیں۔ ایرانی دریا ... میں علیحدہ ہو جائیگا۔ ہماری پارٹی کے لیڈر صاحبزادہ اشفاق علیخان صاحب عرف جانی صاحب ہیں جو نواب حیدر علیخان صاحب بہادر آف رامپور کے صاحبزادہ ہیں۔ ... جو صبح سے شروع ہوا ہے اس تمام سفر میں نہایت دلکش ہے۔ اس موضع کے کنارہ پر ... نے بارہ بنا ... ہے اور کہیں کہیں مچھلی پکڑنے کے بڑے جال بھی پھیلے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ باغات کا سرسبز سین جو دونوں جانب ہے ... تک برابر چلا گیا ہے۔ ... دریا کے کنارہ ... ایک فرلانگ کے فاصلہ پر ایک نئی آبادی کا حصہ جس کا نام ... تھا نظر آیا اور اس کے بعد حد نگاہ تک ریت کا میدان تھا۔ ان باغات میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر دریا سے نالیاں نکالی گئی ہیں تاکہ ... باغات کو پانی دیا جائے۔ اب برابر آبادی کا سلسلہ بھی دونوں طرف کہیں کہیں نظر آرہا ہے۔ دونوں کنارے ہمارے بہت قریب تھے۔ ساڑھے آٹھ بجے بندر آبادان کی عمارات شروع ہوگئیں۔ یہاں مٹی کا تیل صاف کرنے، پٹرول وغیرہ ہر قسم کے تیل وغیرہ بنانے کے بیسیوں کارخانے ہیں۔ دریا میں تیل کی ٹنکیاں اور ... کی ... اور عمارات اور کارخانہ جات کی ترتیب اور باغات کا سین عجیب پر لطف تھا۔ ان میں ... وغیرہ جو یہاں سے ... دونوں کا راستہ ہے وہاں تیل لے کر جاتے ہیں۔ اور یہاں تیل نکلنے کے کارخانے ... کے جہاز جا بجا موجود ہیں۔ ہمارے جہاز کی رفتار بہت ہی خفیف ہوگئی ... پانی میں جا بجا گذرنے ... کشتیاں ... بھری تھیں۔ اور زمین پر موٹریں دوڑ رہی تھیں

آج شام میں ڈھائی گھنٹے کا فرق ہو گیا ہے۔ یہاں سے چلکر جہاز نے ساڑھے دس بجے محمرہ پر لنگر ڈالدیا۔ سیل لمبا دیا گیا۔ ڈیڑھ بجے بکس جاری ہوا۔ کپڑا وغیرہ کے ایکسپورٹ اور پنڈال اوتارے گئے یہیں سے ایرانی دریا کارون جو دجلہ اور فرات میں ملا ہوا تھا علیحدہ ہو گیا۔ اب صرف فرات کے دونوں دریا باقی رہ گئے یہاں کی عمارات اور آبادی دریائے کارون کے کنارہ جو شمال کی طرف سے آکر ملا تھا پھیلی ہوئی ہے۔ یہ نہایت خوشنما منظر تھا۔ دریائے دجلہ و فرات کے کنارے پر مسلسل آبادی بھی جا رہی تھی۔ وہ موقع یہ دریا میں آیا جہاں جنگ عظیم میں جرمنوں نے اپنے تین چار بڑے جہاز بصرہ پر قبضہ کو روکنے کے لئے جنگ کے زمانہ میں ڈبو دئے تھے۔ مگر ترکی یعنی کپتان جہاز نے اس علاقہ کے انجن سے لنگر کنارے کی طرف جہاز غرق کر دئے اور جو غرض تھی وہ حاصل نہیں ہوئی۔ یہ دونوں دریا سانپ کی طرح بل کھاتے ہوئے ... زیتون بادبانی کشتیاں۔ لانچ۔ موٹر کشتی۔ ایک تختے کی ڈونگی اور جہاز پانی میں دوڑتے پھر رہے ہیں۔ یہاں مسافر، دوست اور عزیز سید [illegible] بھی یہاں ملے۔ اور ہمارے ساتھ چلے۔ اب یہ دریا کناروں کا سین، عمارات، باغات اور کشتیوں، آگ بوٹوں کی بھاگ دوڑ برابر جاری ہے جس سے عجب نظارہ پر کئی دن سے بھوکا دریائی سین اور نظر آیا اور کچھ بعد کچھ سے باغات کا عجیب منظر تھا مگر معلوم ہوا کہ یہ سراب ہے دریا نہیں ہے۔ پانی تلاش کرنے والے میلوں سراب کو دریا سمجھ کر بڑھے جاتے ہیں مگر سراب برابر دریا کا دھوکا دیتا ہے اور پانی ہاتھ نہیں آتا۔ آج سراب یہ تھا صبح کی جو [illegible] دونوں جانب شروع ہوا ہے۔ لفظوں میں اس کا فوٹو نہیں کھینچا جا سکتا۔ ڈیڑھ بجے جہاز نے لنگر اوٹھایا۔ اور اسی پرلطف منظر میں تین بجے جہاز نے بصرہ [illegible] ہو چکا تھا سیلون پہنچنے سے بصرہ کے بندرگاہ کی عمارات، جہازات وغیرہ کا سین ہمارے سامنے آ گیا تھا۔ پاسپورٹ پر دستخط ہونے اور بڑے بڑے مقامات پر اوترنے کے وقت ٹکٹ اور پاسپورٹ دونوں دکھانے جاتے تھے۔ ہماری پارٹی کے ساتھ صاحبزادہ شیر علی خان عرف [illegible] میاں پسر نواب محمد حسین صاحب عرف نواب ننھو صاحب رئیس بریلی کا تابوت بھی تھا۔ اسواسطے ہماری پارٹی تمام جہازی ضروریات سے فرصت پاکر معہ تابوت کے قریب پانچ بجے کے جہاز سے نیچے آئی۔ اور اسطرح ہمارا یہ پرلطف جہازی سفر نہایت اطمینان اور راحت سے ختم ہوا۔ پلیٹ فارم بیٹنی بندر پر سید محمد باقر صاحب معلم نجف اشرف۔ سید نورانی صاحب معلم کربلائے معلی اور سید محمد ناصر صاحب خدام کربلا اور ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب ہم سے ملے اور تمام ہماری پارٹی کی خدمات نہایت خوبی سے انجام دیں۔ ہمارا تمام سامان کسٹم آفس میں گیا عورات کو مارگل کے ریلوے اسٹیشن پر ویٹنگ روم میں ٹھہرایا۔ کسٹم آفس میں ایک ایک چیز کھول کر دیکھی جاتی ہے۔ اول سامان کے پیکٹ وغیرہ کی تفصیل ایک انگریزی فارم پر لکھوانا ہوتی ہے۔ جس کے معاوضہ کا ایک روپیہ لیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ فارم لکھنے والوں کا ذاتی حق ہوتا ہے۔ بعض کسٹم کے ملازمین کو ہم نے بدزبانی اور بے پروائی کرتے ہوئے بھی دیکھا۔ یہ طرز عمل مسافروں کے ساتھ نہایت قابل افسوس ہے اور خاصکر زوار کے ساتھ۔ کسٹم سے فراغت پاکر کل سامان ایک ریل گاڑی میں لگایا۔ اپنے ساتھی مرد اور عورتوں کو بھی گاڑی میں سوار کرا دیا۔ سات بجے کے بعد میں اور نواب [illegible] صاحب اور سید محمد باقر صاحب معلم ایک موٹر لیا اور پرانا بصرہ دیکھنے روانہ ہو گئے۔ نیا بصرہ شہر علی [illegible] یا علی مقام کے نام سے مشہور ہے

اب کی بار ہندوستان سے غلاف کعبہ جا رہا ہے

سلطان ابن سعود کے مشورہ سے سید محمد اسمٰعیل غزنوی نے کعبۃ اللہ کا غلاف ہندوستان میں تیار کروایا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس غلاف پر زردوزی کا بے نظیر کام کیا گیا ہے۔ اس سے قبل اس غلاف کے تیار کرنے کی سعادت اہل مصر کو ہوا کرتی تھی اسکا کچھ حصہ امرتسر میں اور کچھ حصہ دہلی میں مکمل ہوا ہے۔ یہ مقدس غلاف نادری کمپنی کے مشہور و معروف دخانی جہاز رنگ کے ہمراہ جا رہا ہے۔ مولوی عبدالواحد غزنوی اور مولوی عبدالقادر قصوری اور مولوی سید محمد داؤد غزنوی اور حافظ حمید اللہ دہلوی اور بابو عبدالعزیز صاحب جمعیت مرکزیہ اہل حدیث اور خواجہ ثناء اللہ صاحب سوداگر پشمینہ اور مولوی عبدالحی صاحب فاروقی، حاجی بشیرالدین صاحب مولانا اسلم جیراجپوری اور مولوی سید محمد اسمٰعیل غزنوی بھی شامل ہونگے جہاز رنگستان غالباً ۷ مئی کو بمبئی سے لنگر اوٹھائیگا اور ۹ مئی کو کراچی پہنچیگا اور اسی دن یا دوسرے دن جدہ روانہ ہو جائیگا

سابق مہاراجہ اندور اور انکی امریکن بیوی

۲۴ اپریل کو سابق مہاراجہ صاحب اندور اور انکی امریکن بیوی مارسیلز روانہ ہو گئیں۔ جہاں سے یہ جماعت پیرس جائیگی پیرس جانیکی وجہ یہ ہے کہ مہارانی مس [illegible] امراض [illegible] میں ہیں وہیں علاج [illegible]

مراسلات

(ایڈیٹر کے لئے نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

دین فطرت کی کشش

(از جناب محترم مولانا مولوی محمد ریحان حسین صاحب مجددی ناظم مدرسہ ارشاد العلوم ریاست رامپور محلہ چاہ شور)

جناب محترم و مکرم مولانا فضل حسن خانصاحب صابری اڈیٹر اخبار دبدبۂ سکندری رامپور زید احترامہ۔

ہدیۂ مسنون کے بعد گذارش ہے کہ کل بتاریخ ۲۵- اپریل ۱۹۲۶ء مسمیان پرکاش چند ولد بخشی سوہن لال و کیجی داس ولد سیارام ساکن لاہور محلہ انارکلی بخشی بلڈنگ قوم کھتری بغرض قبول اسلام مدرسہ ارشاد العلوم ریاست رامپور میں تشریف لائے اور بلا کسی خواہش و لالچ دنیاوی کے بدست حق پرست جناب مولانا مولوی محمد ریحان حسین صاحب مجددی ناظم مدرسہ ارشاد العلوم مشرف باسلام ہو کر کل ہی دن کے پانچ بجے شام والی ٹرین سے روانہ لاہور ہوگئے۔

محمڈن موٹر ٹریننگ کالج لاہور

(از منشی محمد صابر حسین خانصاحب قادری فاروقی سب اڈیٹر اخبار دبدبۂ سکندری)

یہ کالج لاہور کے موٹر ٹریننگ کالجوں میں جہانتک میرے معلومات ہیں سب سے بہتر کالج ہے جسکے متعلق میں آیندہ تفصیلی حالات ناظرین کرام کے فائدہ کے لئے پیش کرونگا۔ اسوقت صرف وہ لکھنا چاہتا ہوں جو کہ مجھکو ذاتی تجربہ ہے اس کالج کے ہیڈ پرائز **مستری نور الٰہی صاحب** ہیں جو نہایت ہوشیار اور ماہر فن ہونے کے علاوہ بہت با فیض رحم دل بزرگ واقع ہوئے ہیں آپ کا ورکشاپ بھی ہے جو ہر اعتبار سے بہت اعلیٰ ہے جس میں صبح سے شام تک سیکڑوں موٹریں درستی ہونے آتی ہیں اور درست ہو کر جاتی ہیں۔ ان موٹروں کا اوورہال کالج کے طلباء کے سامنے کیا جاتا ہے جس سے طلباء کی پراکٹیکل نہایت اچھی ہو جاتی ہے۔ دیگر کالجوں میں کوئی ورکشاپ نہیں یہ شرف اگر حاصل ہے تو صرف کالج ہذا کو۔ اس ورکشاپ کے پروپرائٹر مستری صاحب موصوف کے حقیقی برادر سعید مستری **فیروز دین صاحب** ہیں جو کلیننگ میں تمام ہندوستان میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ یہ مستری صاحب بھی بہت با مروت اور محب الفقراء شخص ہیں۔ کالج کے طلباء اپنی اولاد کی طرح کام سکھاتے اور بتاتے ہیں۔

کالج کے پرنسپل خان بہادر **مرزا الطاف علی خانصاحب** ہیں جو نہایت شریف الخاندان وجیہ اور تجربہ کار و ہر فن میں یکتا ہیں آپ کے پاس گورنمنٹ سے سارٹیفکیٹ دیانتداری اور مستعدی کے موجود ہیں۔ اور متعدد خوشنودیجات اپنی لیاقت اور قابلیت سے گورنمنٹ برطانیہ کی خدمات انجام دیکر حاصل کئے ہیں عجیب پر مذاق اور خوش خلق ہیں۔ ان سے جب انسان ملتا ہے تو پہلے ہی ملاقات میں انپر شیفتہ ہو جاتا ہے۔ غالباً ان کو کوئی عمل تسخیر ہے انکے لکچر نہایت صاف اردو اور عام فہم الفاظ میں ہوتے ہیں جنکو ہر استعداد کا شخص بخوبی ذہن نشین کر سکتا ہے۔

کالج کے ڈرائیونگ ماسٹر جناب ایم **دین محمد صاحب** ہیں جو حقیقتہً موٹر ڈرائیونگ میں یکتا شخص ہیں ہر طالب علم کو جو موٹر ڈرائیو دیجاتی ہے اوسکو آپ ہی سکھاتے ہیں اور محنت کر کے اپنا دماغ کھپاتے ہیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ آپکی زیر تعلیم جو رہا وہ علاوہ کامیاب اور مکمل ڈرائیور ہونے کے کچھ حصہ جسم سے خاص محبتی بھی ہو جاتا ہے۔ آپ نہایت چست و چالاک واقع ہوئے ہیں۔ آپکی آنکھوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی جفاکش دیو ہو۔ غرضکہ یہ کالج اور اسکا اسٹاف نہایت کہنہ مشق اور تجربہ کار ہے دیگر تمام موٹر ٹریننگ کالج اسکے بعد کے ہیں۔ اس کالج کو آج ۲۲ سال کا عرصہ گذرا کہ یہ اپنی مکمل اور کہنہ مشق تیاری کے ساتھ کامیاب اور قابل رشک زندگی بسر کر رہا ہے اس کالج کا مکمل کورس ۲ ماہ ہے اور جس میں داخلہ ۵۰ روپیہ اور فیس لائسنس فوٹو و سارٹیفکیٹ وغیرہ مبلغ ۵ روپیہ جسکے حاصل کرنے کے بعد ہندوستان میں ہر جگہ موٹر ڈرائیور موٹر چلا سکتا ہے۔ کالج بورڈنگ ہاؤس بھی ہے۔ خورد و نوش کا انتظام بہت صفائی و بہتر طریقہ سے کیا جاتا ہے۔ ایک آدمی کا ماہانہ خرچ [illegible] ہو سکتا ہے۔ ہزاروں بیکار رائے اور بیکار ہو کر روزگار سے سرفراز ہوئے آپ بھی اگر دنیا متعلق آراستہ کریں تو جناب پرنسپل صاحب سے مزید حالات معلوم کریں اور کالج کے پراسپکٹس حاصل کریں۔ اتنی بات اور لکھنے کے قابل ہے کہ جناب مستری خیر الدین صاحب جو [illegible] وہاں [illegible] خوبی [illegible] اسقدر [illegible] ہیں [illegible] اور سیکڑوں [illegible] کرتے ہیں۔ خداتعالیٰ [illegible] صاحب کو [illegible] عطا فرمائے اور ان کی جملہ مشکلات دفع فرمائے۔ آمین۔

محمد صابر حسین خان قادری [illegible]

دیسی ریاستیں

وقائع ممالک آصفیہ حیدرآباد دکن

۱۳ اپریل جمعہ کی شب میں ۱۱ بجے اعلیحضرت خسرو دکن مع شہزادگان بلند اقبال رونق افروز اسٹیشن نامپلی ہوئے اور ولیعہد بہادر شہزادہ معظم جاہ کو بغرض شکار اسپیشل ٹرین میں سوار کرا دیا۔ چنانچہ قریب ۱۱ بجے اسپیشل ٹرین روانہ ہوئی۔ ولیعہد بہادر کی مصاحبت میں سر افسر الملک بہادر، نواب عثمان یار الدولہ بہادر، لفٹنٹ کرنل محمد عظمت اللہ، مسٹر پرنیڈر گھاسٹ، مسٹر ہوگاٹ، نواب ناظر جنگ و حکیم محمود صمدانی وغیرہ ہیں۔ روانگی اسپیشل کے بعد سواری مبارک مراجعت فرمائے کنگ کوٹھی مبارک ہوئی۔ ٹرم پیٹ میں ولیعہد بہادر نے شیر اور ریچھ کا شکار فرمایا جسکے بعد جمعرات کو بارہ بجے بخیریت مراجعت فرمائے بلدہ ہوئی۔

ریزیڈنٹ بہادر ۱۹۔ اپریل کو روانہ اوٹا کمنڈ ہوئے بنگلے دن نواب سالار جنگ...

محکمہ پولیس بلدہ کی طرف سے مردم شماری شروع کردی گئی ہے۔

نواب ناظر جنگ بہادر کی مدت ملازمت میں ایک سال کی توسیع ہوئی۔

عثمانیہ ٹکنیکل انسٹیٹوٹ کی تکمیل کے لئے قریباً ڈیڑھ لاکھ کی منظوری صادر ہوئی۔

ریاست کشمیر

ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر وسط مئی میں ولایت تشریف لے جائینگے۔ چیف جج ہائیکورٹ لالہ کنور سین کی تنخواہ ۱۶۰۰۰ اور دیوان بودھراج ساہنی و آغا سید حسین صاحبان عمائدین کی تنخواہ ۱۵ - ۱۵ سو مقرر ہوئی ہے۔

دار الریاست مصطفیٰ آباد عرف رامپور

جشن جمشیدی کی ابجد خوانی کا سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ پرسوں ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء کو سرکار حضور مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر دام اقبالہ بھی یہاں رونق افروز ہوئے تھے۔ مفصل آئندہ۔

کاتب صاحب اور پریسمین کی علالت کی وجہ سے آج کا پرچہ

بحالت موجودہ شائع ہو رہا ہے۔ اسکی تلافی آئندہ کر دیجائیگی۔

خلاصہ خبریں

اس ہفتہ جو برقی خبریں بلغاریہ و یونان سے آئی ہیں وہ یہ معلوم کرکے بیحد افسوس ہوتا ہے کہ زلزلے نے ان دونوں ممالک کو تباہ کر دیا ہے۔ اس سلسلہ کی سب سے آخری برقی خبر ۲۲ اپریل کو معلوم ہوئی کہ رجنہ گور نحر میں ۲۴ گھنٹے کے اندر پچاس سے زیادہ مرتبہ زلزلہ آیا! اللہم احفظنا۔

بمبئی میں ہڑتال کا زور شور اپنی پوری طاقت سے جاری ہے گورنر صاحب بمبئی خود بمبئی میں مالکان مل سے ملاقاتیں کر رہے ہیں ہنوز کوئی صورت اصلاح پذیر نہیں ہے معلوم ہوا ہے کہ ۸۰ ملیں بند ہیں اور ایک لاکھ ستر ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر رکھی ہے اور انھوں نے اپنے نمایندہ سے کہہ دیا ہے کہ جبتک ہمارے مطالبے پورے نہ ہونگے ہم واپس نہیں آسکتے۔

میلہ حضرت سید سالار مسعود غازی بہرائچ

(از جناب مولانا عبد الماجد صاحب خیرو(۱) منتظم درگاہ شریف بہرائچ)

تاجران وزائرین وشائقین میلہ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ امسال میلہ حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳ مئی ۱۹۲۸ء مطابق جیٹھ بدی نومی ۱۹۸۵ سمبت مطابق ۲۲ ذیقعدہ ۱۳۴۶ھ بروز اتوار ہوگا۔ خدا کے فضل سے بہرائچ کی آب و ہوا کی کوئی شکایت نہیں ہے انتظام روشنی، آب رسانی، صفائی خاص طور پر ہوگا۔ دوکانداروں کی درخواستیں مع کرایہ ۲ مئی تک آجانا چاہئیں۔ ۳۰ مئی سے دکانات اٹھا دینے کا حق کمیٹی کو ہوگا۔

خودکشی کا ایک ہنگامہ خیز حادثہ

ملتان میں ۲۳ اپریل کو احاطہ کچہری میں ایک ہنگامہ خیز حادثہ پیش آیا۔ ڈیڑھ بجے کے قریب ایک نوجوان لڑکی بعمر تقریباً ۲۰ سال جو کچہری کے قریب رہتی تھی دوڑتی ہوئی آئی اور آتے ہی احاطہ کچہری کے کنوئیں میں چھلانگ مار دی اوسکا خاوند بھی پیچھے آیا اور رفقاء کی ...بچانے کے لئے خود بھی کنوئیں میں کود پڑا لوگوں کو پتہ لگ گیا اور کنوئیں میں رسہ پھینکا گیا۔ چونکہ مرد نے رسہ پکڑ لیا اور اوسے باہر کھینچ لیا گیا عورت پانی کے اوپر نہ آئی اوسکی نعش دو تین گھنٹے کے بعد کے قریب نکالی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عورت کی خاوند کے ساتھ ان بن تھی اور اوسکا چال چلن مشتبہ تھا۔ خاوند اوسے آج اپنے وطن یوپی میں لیجانا چاہتا تھا

منقولات

گیانپور کا ہنگامہ

ہندو دو ریاستان ریاست میں بڑا شخص مہاراجہ صاحب بنارس مذہبی اصول پر سختی سے عامل اور راسخ العقیدہ ہندو ہونے کے باوجود اپنی ہندو مسلم رعایا کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں اور اس معاملہ میں وہ اسقدر فراخ حوصلہ واقع ہوئے ہیں کہ خارجی اثرات کو قبول نہیں کرتے۔ کرنل پنڈت شری پرشاد کے انتقال پر جب چیف سکریٹری کی جگہ خالی ہوئی تو اس منصب پر مامور ہونے کے سب سے زیادہ حقدار بلحاظ قابلیت و تجربہ کے خان بہادر سید احمد حسن صاحب کلکٹر گیانپور ریاست بنارس پائے گئے۔ ہز ہائنس نے بلا پس و پیش خان بہادر صاحب موصوف کو اس عہدہ پر مقرر فرمایا۔ بنارس کے تنگ خیال ہندوؤں پر ایک مسلمان کا ایسے اہم عہدہ پر تقرر شاق ہوا اور کلنوق نے راجہ موتی چند کی سرکردگی میں ایک وفد مہاراجہ کی خدمت میں روانہ کیا جنہے مہاراجہ صاحب سے صاف الفاظ میں یہ استدعا کی کہ ریاست بنارس کو جو خاص حیثیت ہندوؤں میں حاصل ہے اسکو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے چیف سکریٹری جیسے ذمہ دار عہدہ پر ایک مسلمان کا تقرر مناسب نہیں ہے۔ مہاراجہ صاحب نے بھی اسکے جواب میں ویسے ہی صاف گوئی سے کام لیا۔ اور بتایا کہ سید احمد حسن خاندانی طور سے اسکار ریاست پر احسان ہے اور قابل ترین شخص ہیں مجھے انپر اعتماد ہے لہذا وہی چیف سکریٹری کا کام کرینگے۔ مہاراجہ صاحب کی بے تعصبی کا اثر ریاست کے ہر اعلی و ادنے اہلکار پر غالب ہے حقیقت یہ ہے کہ

نہ ہم ہندو نہ مسلمان نہ ستم دو دار و
ہند لشکر پادشہ ہزار مرغ و بیسج

چونکہ مہاراجہ صاحب انتظام ریاست میں ہندو مسلم سوال کو کوئی وقعت نہیں دیتے اسلئے انکی ریاست کے عہدہ داروں میں اس عام اصول سے کہ ہندو ہوں یا مسلمان تعصب مذہبی کا جذبہ بہت کم پایا جاتا ہے۔ ظاہر ہیں ہوا ہے ہے۔ نہایت تعجب انگیز ہے کہ گورنمنٹ ہائی اسکول گیانپور کی بورڈنگ میں ہندو مسلم طلبا کے درمیان سخت ہنگامہ ہو گیا۔ اس ہنگامہ کے متعلق مولوی محمد صاحب شفیق کا ایک مراسلہ ہمدم میں شائع ہوا ہے جسمیں گیانپور کے ہندو بچوں کو پورے طور پر حق بجانب قرار دیا گیا ہے۔ لیکن ہمیں خاص ذرائع سے جو اطلاع ملی ہے اس سے اگلی تو تصدیق ہوتی ہے کہ ہندو مسلمان لڑکوں میں جھگڑا ہو گیا۔ لیکن معاملہ کو جس قدر بڑھا چڑھا کر دکھایا گیا ہے وہ غلط ہے۔ واقعہ محض یہ صحیح ہے لیکن اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا۔ گیانپور کے کلکٹر بابو روپ نرائن صاحب ہیں جو ہندو مسلمانوں میں یکساں ہر دلعزیز ہیں اور تعصب مذہبی سے پاک ہیں۔ وہ نہایت منصفانہ طریقہ سے کام کرتے ہیں کسی کو کوئی شکایت نہیں ہے۔ اسکول کے ہیڈ ماسٹر پنڈت بشن دلال کول ہیں۔ عبد اللہ شمسی صاحب نے جو الزامات انپر لگائے ہیں ہمیں معلوم ہوا ہے کہ بالکل غلط ہیں۔ ہندو مسلم جھگڑوں سے دیسی ریاستوں کا دامن بالکل پاک ہے لیکن اگر اسی طرح کے معمولی اور اتفاقیہ ہوتی رہیں تو یہ وبا وہاں تک بھی پھیل جائیگی۔ اخبارات کو اس قسم کی تحریریں فوراً شائع کر دینے چاہئیں بلکہ خاص ذرائع سے تحقیقات کر لینا چاہئے۔ کیونکہ اگر دیسی ریاستوں میں برٹش انڈیا کی تقلید ہونے لگی تو پھر جینا محال ہو جائیگا۔

(اخبار راستی چرچپور)

بالآخر ابن سعود نجدی برطانیہ سے روپیہ لئے بغیر راضی نہ ہوا

خارجہ کے نامہ نگار خصوصی مقیم بغداد خریف نے اطلاع دی ہے کہ ابن سعود نے جو اعلان جہاد منسوخ کر دیا اسمیں انگریزی سیاست کی کوئی عقلمندی نہیں ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اس کام کے لئے انگریز کو ۰۰ ہزار پونڈ صرف کرنے پڑے۔ ابن سعود نے یونہی سے بڑا راست اسلئے منگائے تھے ان کی قیمت ادا کرنے کے لئے اسکو روپیہ کی ضرورت تھی۔ جو پوری ہو گئی۔ دوسرے برطانیہ کی طرف سے بھی دھمکی دی گئی تھی کہ اگر سلطان نے جہاد منسوخ نہ کیا تو انگریز ہندوستانی حاجیوں کے جہاز نہ آنے دینگے۔ اور چونکہ زیادہ تر حجاج ہندوستان اور جاوا سے آتے ہیں اسلئے نجدی کو مجبور ہونا پڑا۔ بغیر حاجیوں کے جہاز کو ایک پیسہ آمدنی نہیں ہو سکتی تھی۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ عراق۔ شرق اردن اور کویت میں انگریزوں نے بکافی جنگی تیاریاں کر رکھی تھیں۔ اگر نجدی فوج بڑھتا تو تینوں طرف سے حملہ ہو جاتا۔ الغرض ابن سعود نجدی ڈر گیا۔ اور اب انگریز سیاسیات عرب پر پھر حاوی ہو گئے۔ لیکن اب ابن سعود اون کی نظروں میں کھٹکتا ہے اور اسکی وجہ سے انگریزی ایجنسی کو دوسرے دشمنوں کا مقابلہ کرنا ہو جائیگا۔ (از اخبار ہمدم)

اس کالے رنگ والی کو صد آفرین کہیے

کیونکہ اس نے لاکھوں ناامیدوں کو امید دلائی۔ لاکھوں خودکشی پر آمادہ ہونیوالوں کو ڈھارس بندھایا سیکڑوں کے اجڑے ہوئے اور تاریک گھروں کو آباد اور روشن کیا اب لاکھوں مخلوق اسکے دست شفقت سے فیض اٹھا رہے ہیں۔

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ کون ہے؟

یہ مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں ہیں جو گو کالی ہیں لیکن نصف صدی سے ہندوستان اور غیر ممالک کو سیراب کر رہی ہیں۔

خصوصیت۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی کثرت احتلام نامردی۔ پیٹ کی ہر قسم کی شکایات وغیرہ وغیرہ امراض کو دور کرکے اصلی طاقت و توانائی و قوت مردمی بخش کر لاکھوں مریضوں کو خودکشی سے بچایا ہے اور بے اولاد کو اولاد دے کر اندھیرے گھر کو روشن کیا ہے آپ ضرور ایک دفعہ تجربہ کریں قیمت رعایت عام کی غرض سے فی ڈبیہ ایک روپیہ پانچ ڈبیہ چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے

طلاء واجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہیں اور بالکل نامرد ہو گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں بھی پیسہ خرچ کرکے کچھ فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں ان کو چاہیے کہ اس طلاء کا استعمال کرکے صرف دو ہفتے کے اندر دائمی صحت حاصل کر لیں۔
قیمت فی شیشی نصف تولہ ۲ علاوہ محصول ڈاک

پتہ
وید شاستری منی شنکر گووند جی جام نگر کاٹھیاواڑ

کتب خانہ فاروقی ریاست سلیمپور کی نایاب کتابیں

تواریخ آئینہ تصوف حضرت ... جملہ سلاسل چہاردہ خانوادوں کے تاریخی حالات کو حضرت جناب مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی قادری نقشبندی ... رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عمر بھر کی تحقیق سے اس کتاب میں جمع کیا ہے اور زمانہ کا کوئی سلسلہ و طریقت اسکے علاوہ نہیں رہا۔ ایسی جامع کتاب ... موجود نہیں۔ ہندوستان کی بڑی بڑی لائبریری میں پہنچ گئی اسکی قدر و عظمت کے ساتھ آپ بھی اسکو منگائیے اور لطف اٹھائیے بڑا سائز کے سفید کاغذ پر ۱۰۰۰ صفحات پر شائع ہوئی ہے قیمت مع محصول ڈاک صرف پانچ روپیہ

قرابادین گوہری و مجربات شوکتی اس کتاب کو نواب یار محمد بہادر رئیس بھوپال نے تالیف کیا ہے اس میں نہایت بیش بہا یونانی دواؤں کے مجرب نسخہ جات درج ہیں جو حضرات اپنی تندرستی و صحت کو عزیز رکھتے ہیں انکو لازم ہے کہ یہ کتاب ضرور اپنے پاس رکھیں ... سائز کے سفید ولایتی کاغذ پر نہایت عمدہ چھپی ہے قیمت مع محصول ڈاک ۱۲

نعمت خوان شوکت بہترین اطعمہ لذیذہ پکانے کی ترکیبیں ہیں اسکی مقبولیت کی وجہ سے دو جلدیں نکل چکی ہیں اور ہر ایک جلد میں چار بار طبع ہو چکی ہے قیمت ۱۲

تحفہ رضوی دنیائے ادب میں بہت کم ایسے حضرات ہونگے جو عالیجناب غفران مآب نواب سید محمد ... علی خان بہادر ناظم فردوس مکان سابق فرمانروائے رامپور نور اللہ مرقدہ کی شیریں زبانی اور سحر بیانی سے ناواقف ہوں تحفہ رضوی آپکے کلام بلاغت نظام سے وہ انتخاب ہے جسکا تعلق صرف مناقب اہلبیت کرام خصوصاً سید الشہداء امام العشاق سیدنا امام حسین شہید کربلا علیہ التحیۃ والسلام کی ذات قدسی صفات سے ہے اور جسکو خاکسار فضل حسن صابری مالک و اڈیٹر اخبار دبدبہ سکندری رامپور نے شہزادۂ آفاق عالیجاہ نواب رضا علیخان صاحب بہادر ولیعہد ریاست رامپور کے نام نامی سے معنون کرکے نفیس ... کاغذ پر طبع کرایا ہے ممکن نہیں کہ آپ تحفہ رضوی کے اشعار ... قیمت ...

ملنے کا پتہ منیجر اخبار دبدبہ سکندری رامپور یوپی

مطبع حسنی ریاست سلیمپور میں حسب الارشاد جناب مولوی محمد حسن خان صاحب مرحوم باہتمام فضل حسن صابری پرنٹر
اڈیٹر و منیجر و پروپرائٹر چھپا اور منشی محمد امیر حسن خان صاحب صابری و منشی صابر حسن خان صاحب قادری نے مشتہر کیا